تقریر بابت قرآن کریم
وقت 5-7 منٹ

✿✿✿ تقریر ✿✿✿

قرآن عظیم میں اعداد کا استعمال

(سات کے ہندسے کا دلچسپ ذکر)

(تقریر نمبر6)

اللہ تعالیٰ قرآن عظیم میں فرماتا ہے۔

وَلَقَدْ اٰتَيْنٰكَ سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْاٰنَ الْعَظِيْمَ (الحجر:88)

کہ یقیناً ہم نے تجھے سات بار بار دہرائی جانے والی (آیات) اور قرآن عظیم عطا کئے ہیں۔

وہ روشنی جو پاتے ہیں ہم اس کتاب میں
ہوگی نہیں کبھی وہ ہزار آفتاب میں
اُس سے ہمارا پاک دل و سینہ ہوگیا
وہ اپنے منہ کا آپ ہی آئینہ ہوگیا

(درثمین)

معزز زین کرام! اللہ تعالیٰ نے اپنی پیاری کتاب القرآن الحکیم میں جو مختلف اعداد استعمال فرمائے ہیں۔اُن پر ہم گزشتہ چند دنوں سے اِن اعداد کی significant، افادیت اور برکات بیان کر رہے ہیں۔آج سات (seven) کے فگر کو زیرِ بحث لاتے ہیں۔

پیارے بھائیو! اللہ کے دیئے گئے علوم میں سے ایک علم ''علم الاعداد'' ہے جو بہت دلچسپ ہے اور ایمان افروز بھی ہے۔اس کی ایک شاخ عدد یا ہندسے کا استعمال ہے۔بسا اوقات لوگ ہندسے یا عدد کے استعمال سے فال بھی نکالتے ہیں۔اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں مضامین کو واضح کرنے کی خاطر بعض جگہ اعداد کا یا ہندسوں کا استعمال کیا ہے۔جیسے سَبْعَةُ اَبْحُرٍ: سات سمندر، ثلاثة قروءٍ: تین حیض، تِسعَةُ رَھطٍ: نو اشخاص، ثَمَانِيَةَ اَزْوَاجٍ: آٹھ جوڑے وغیرہ وغیرہ۔

ان اعداد میں سے سات، ستّر اور سات سو کے ہندسے کا استعمال کثرت سے ہوا ہے۔عربوں اور عجمیوں دونوں میں بالخصوص عربوں میں سات کا ہندسہ کثرت، تکمیل اور کسی چیز کے کُل کے لئے استعمال ہوتا ہے۔جیسے سبعةُ اَبْحُرٍ کے الفاظ قرآن کریم میں سات سمندر کے لئے استعمال ہوئے ہیں اور مراد اس سے دنیا کے کُل سمندر ہیں۔

ہفت اقلیم، ہفت کِشور کا محاورہ ساری دنیا کے لئے استعمال ہوتا ہے۔انگریزی میں Seven-Fold کا لفظ یا Seven times، as many اور as much کے لئے استعمال ہوتا ہے اور اگر کوئی خاتون مکمل میک اپ اور سنگھار کے ساتھ ہو تو اس کے لیے سات سنگھار کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں کہ یہ خاتون مکمل آرائش کے ساتھ ہے۔اسی طرح مائیں اکثر اپنے بچوں کو کوئی بات یاد کرانے کے لئے یا تنبیہ کرنے کے لئے کہہ دیتی ہیں کہ مَیں نے تمہیں سات دفعہ یا کہتی ہیں کہ ستّر دفعہ کہا ہے کہ ایسا نہ کرو۔تو اس سے مراد گِن کر کچھ کہنا نہیں ہوتا بلکہ کثرت کے ساتھ کہنا مراد ہوتا ہے۔آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سات کے ہندسے کو کثرت کے لئے استعمال فرمایا۔آپ فرماتے ہیں کہ مہدی کا مجھ سے قریبی تعلق ہوگا اس کی پیشانی روشن اور ناک بلند ہوگی۔وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح کہ وہ اس سے پہلے ظلم و تعدّی سے اَٹی پڑی تھی وہ سات برس مالک رہے گا۔(حدیقۃ الصالحین حدیث 965)

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ جہنم کے سات دروازوں کی تفسیر میں فرماتے ہیں:

''یہ جو سات دروازے بتائے ہیں ان سے مراد ضروری نہیں کہ سات ہی دروازے ہوں کیونکہ سات اور ستّر کا ہندسہ عربوں میں تکمیل یا کثرت کے اظہار کے لئے استعمال ہوتا ہے۔اس محاورہ کی رُو سے دوزخ کے سات دروازوں سے یہ مراد ہے کہ اس کے کثرت سے دروازے ہوں گے۔'' (تفسیر کبیر جلد 4 صفحہ 81)

قرآن کریم میں استعمال

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی سات کے ہندسے کو دوسرے ہندسوں کی نسبت کثرت سے استعمال فرمایا ہے۔ جیسے:

سَبۡعَۃُ اَبۡحُرٍ سات سمندر یعنی دنیا کے کُل سات سمندر (لقمٰن:28)

سَبۡعًا مِّنَ الۡمَثَانِیۡ بار بار پڑھی جانے والی یا دہرائی جانے والی سات آیات (الحجر:88)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سورت الفاتحہ کے متعلق فرمایا کہ ھِیَ اُمُّ الْقُرْاٰنِ وَھِیَ السَّبْعُ الْمَثَانِیْ وَھِیَ الْقُرْاٰنُ الْعَظِیْمُ

(مسند احمد بن حنبل جلد2 صفحہ 448)

یعنی سورۃ فاتحہ اُمُّ القرآن بھی ہے اور سَبۡعَ المثانی بھی ہے اور قرآن عظیم بھی ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ

"ہم نے تجھے اے رسول! سات آیتیں سورۃ فاتحہ کی عطا کی ہیں جو مجمل طور پر تمام مقاصد قرآنیہ پر مشتمل ہیں اور اِن کے مقابلہ پر قرآن عظیم بھی عطا فرمایا ہے جو مفصّل طور پر مقاصدِ دینیّہ کو ظاہر کرتا ہے اور اسی جہت سے اس سورۃ کا نام اُمّ الکتاب اور سورۃ الجامع ہے۔ اُمّ الکتاب اس جہت سے کہ جمیع مقاصدِ قرآنیّہ اس سے مستخرج ہوتے ہیں اور سورۃ الجامع اس جہت سے کہ علومِ قرآنیّہ کے جمیع انواع پر بصورت اجمالی مشتمل ہے۔ اسی جہت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ جس نے سورۃ فاتحہ کو پڑھا گویا اُس نے سارے قرآن کو پڑھا۔"

(تفسیر حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد 5 صفحہ 45)

حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اِس حوالے سے فرمایا ہے کہ

"اِس کے معنی سات آیتیں۔ یعنی الحمد شریف۔ یہ اُن سات آیتوں میں سے ہے جو کئی بار نمازوں میں پڑھی جاتی ہیں چنانچہ دن رات مَیں بالعموم چالیس رکعتوں میں دہرائی جاتی ہے۔ کئی تابعین نے کہا ہے کہ بقرہ، آل عمران، نساء، مائدہ، انعام، اعراف، توبہ۔ اِن سات سورتوں کا نام سَبۡعِ مثانی ہے۔ بعض نے توبہ کی بجائے یونس کو رکھا ہے۔"

(حقائق الفرقان جلد دوم صفحہ 469)

سَبۡعَۃُ اَبۡوَابٍ جہنم کے سات دروازے (الحجر:45)

سَبۡعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا سات آسمانوں کی تخلیق (الملک:3) اور (نوح:16)

سورت حٰمٓ السّجدہ آیت 13 میں دو زمانوں سات آسمانوں کی تخلیق کا ذکر فرمایا ہے۔

☆سات آسمانوں اور زمین کی تخلیق کا ذکر اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن شریف میں متعدّد مقامات پر کیا ہے جیسے الطّلاق:13۔ المؤمنون:87 اور سورت البقرہ آیت 30

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورت البقرہ کی اِس آیت کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ

"ہم نے تمہارے نفع کے لئے دنیا کی ہر چیز کو پیدا کر کے بلندی کی طرف توجّہ کی اور سات بلندیوں میں اُسے مکمّل بنایا۔ پس اس سے تو صرف اس طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ دنیا میں ہر چیز کو انسان کے فائدہ کے لئے بنا کر اللہ تعالیٰ نے اس سے فائدہ اُٹھانے والے کے لئے سات مدارج ترقیات کے تیار کئے یعنی جو لوگ اِن سامانوں کو درست طور پر استعمال کریں گے اُن کو اعلیٰ درجہ کی روحانی ترقیات ملیں گی۔ جیسا کہ حل لغات میں بتایا گیا ہے۔ سات سے مراد ضروری نہیں کہ سات ہی کا عدد ہو بلکہ اس سے مراد کثرت بھی ہو سکتی ہے اور آیت کا مطلب یہ ہو سکتا ہے کہ زمین میں تمہارے عمل کے لئے بے انتہا سامان پیدا کر کے ہم بلندی کی طرف متوجّہ ہوئے یعنی اس کے بعد تمہاری روحانی ترقیات کے سامان ہم نے مقرّر کئے اور بے عیب سامان ترقی کے کثرت سے تیار کئے۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صفحہ 269)

☆سات آسمانوں اور ایک زمین میں ہر چیز کی اللہ کی تسبیح کرنے کا ذکر سورت بنی اسرائیل آیت 45 میں ملتا ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب اللہ تعالیٰ کا بندہ خاکساری اور انکساری اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسے ساتویں آسمان کی طرف اٹھالیتا ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ اسے بلندیٔ رفعت اور بڑا اعزاز بخشتا ہے۔ (حدیقۃُ الصالحین حدیث 935)

☆سَبۡعَ سَنَابِلَ　　سات بالیاں　　(البقرۃ:262)

اِن الفاظ میں ایک خوبصورت مثال دے کر مؤمنوں کو مالی قربانی کی ترغیب دلائی گئی ہے کہ ایک بیج جب زمین میں بویا جاتا ہے تو اُس کے سرکنڈے میں سات بالیں نکلتی ہیں۔ جس میں ہر بالی میں سَو دانے ہوتے ہیں اور یوں ان دانوں کی تعداد سات سَو دانے ہو جاتے ہیں۔ جو شخص قربانی میں ایک پیَنی دیتا ہے وہ سات سَو گُنا واپس پاتا ہے۔

☆سَبۡعَ طَرَآئِقَ　　سات راستے　　(المؤمنون:18)

☆سَبۡعَ شِدَادٌ　　سات مضبوط آسمان　　(یوسف:49)

حضرت یوسف کے حوالہ سے سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یعنی سات موٹی گائیوں کو سَبۡعٌ عِجَافٌ سات دبلی گائیوں کے کھانے اور سَبۡعِ سُنۡبُلٰتٍ خُضۡرٍ سات سرسبز و شاداب بالیوں کو سَبۡعَ سِنِيۡنَ دَاَبًا مسلسل سات سالوں میں کاشت کرنے اور سَبۡعَ شِدَادٌ سات سخت سالوں کے آنے کا ذکر ملتا ہے۔ (یوسف:44۔49)

سَبۡعًا شِدَادًا کا ذکر سورت النبا آیت 13 میں بھی ملتا ہے۔ گویا سورۃ یوسف میں چند آیتوں میں پانچ دفعہ سَبۡعَ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔

☆سَبۡعَ لَیَالٍ　　سات راتیں　　(الحاقۃ:8)

☆اصحابِ کہف کی گنتی کے حوالہ سے سَبۡعَةٌ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔　　(الکہف:23)

(اور اصحاب کہف کے ساتھ سونے والوں کو Seven Sleepers کہا جاتا ہے)

حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ سورۃ الکہف آیت 23 کی تشریح میں فرماتے ہیں:

”سَبۡعَةٌ: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ سات والی بات صحیح ہے۔ کیونکہ پہلے اعداد کے ساتھ خدا تعالیٰ نے رَجۡمًا بِالۡغَيۡبِ فرمایا۔ اس کے ساتھ نہیں فرمایا۔ بلکہ یہ امر کہ عیسائیوں کے ہاں سات بڑے کلیسیا مشہور ہیں۔ اس سے صاف صاف پتہ لگتا ہے کہ سات ہی تھے۔“

(حقائق الفرقان جلد 3 صفحہ 10)

حج کے کفّارہ کے ضمن میں فدیہ کے طور پر سات روزے گھر واپس جا کر رکھنے کا ذکر ہے۔　　(البقرۃ:197)

☆سَبۡعُوۡنَ ذِرَاعًا　　ستّر ہاتھ　　(الحاقۃ:33)

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اِس آیت کے تحت لکھا ہے کہ اس کے ستّر حلقے ہیں مگر عربی زبان میں ستّر کا لفظ بے انتہا کے لئے بولا جاتا ہے۔

☆سَبۡعِيۡنَ رَجُلًا　　ستّر آدمیوں کا انتخاب　　(الاعراف:156)

☆سَبۡعِيۡنَ مَرَّةً　　ستّر مرتبہ مغفرت مانگنے کا ذکر ہے　　(التوبہ:80)

مَیں نے یہاں سَبۡعُوۡنَ اور سَبۡعِيۡنَ کے الفاظ کو سات کے تعلق میں بیان کیا ہے۔ اس کی مزید تفصیل آئندہ بیان ہوگی۔

احادیث میں استعمال

سامعین! احادیث میں بھی سات کے ہندسے کا کثرت سے استعمال ملتا ہے۔ جیسے قرآن میں جہنم کے سات دروازوں کا ذکر ہے۔ ویسے احادیث میں جنت کے سات دروازوں اور ان کے دربانوں کا ذکر ملتا ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر سات حقوق کا ذکر ہے جیسے سلام کا جواب دینا عبادت کرنا وغیرہ۔

(بخاری)

ایک روایت میں یہ الفاظ یوں ملتے ہیں کہ حضرت براء بن عازبؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں سات باتوں کا حکم دیا اور سات باتوں سے روکا۔ جن سات باتوں کا حکم دیا ان میں عیادت، جنازہ میں شرکت، چھینک کا جواب، قسم پوری کرنا وغیرہ شامل ہیں اور جن سات باتوں سے روکا ان میں سونے کی انگوٹھی پہننے، چاندی کے برتن میں پانی پینے، سرخ رنگ کے ریشمی گدوں پر بیٹھنے وغیرہ سے منع فرمایا ہے۔

(بخاری کتاب الادب)

مختلف زبانوں کی لغات اور ڈکشنریوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے پیش نظر حسناتِ سَبْعَہ یعنی سات خوبیوں (Seven Virtues) اور سیئاتِ سَبْعَہ یعنی سات اخلاقِ سیّئہ (Seven Deadly Sins) کا ذکر کر کے ان عناوین کے تحت سات بنیادی اخلاقِ حسنہ اور سات بنیادیِ اخلاق سیّئہ کا ذکر کیاہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس دن اللہ تعالیٰ کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا اُس دن اللہ تعالیٰ ان سات آدمیوں کو اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دے گا۔

(1)امام عادل (2)جوانی میں عبادت کرنے والا (3) جس کا دل مساجد کی طرف لگا رہے (4)وہ دو آدمی جو اللہ کی خاطر ایک دوسرے سے محبت کریں (5) پاکباز مرد جس کو بدی کی طرف عورت بلائے اور وہ اپنے آپ کو روکے رکھے (6) جس نے پوشیدہ طور پر صدقہ دیا اور (7) خَلوت میں اللہ کو یاد کرنے والا۔

(مسلم کتاب الزکوٰۃ)

حضرت یوسفؑ کے زمانہ میں سات سال کے قحط کی طرح آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی سات سال کے قحط کی خبر دی گئی تھی۔ حجاز میں یہ سخت قحط سات سال تک رہا حتّٰی کہ بعض لوگ ان ایّام میں مُردار وغیرہ کھانے لگے۔ صحتیں اس قدر بگڑ گئیں کہ آنکھوں کے آگے جو نظر آنے لگی۔ لوگوں نے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آکر قبائل حجاز کے لئے دعا کی درخواست کی اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے طفیل یہ سات سالہ قحط ختم ہوا۔

(خلاصہ از تفسیر کبیر جلد سوئم صفحہ 320، زیر آیت یوسف:48)

حج کی عبادت میں سات کے ہندسے کا بار بار ذکر ہے جیسے خانہ کعبہ کے طوائف کے سات چکر، صفا اور مروہ کے درمیان سات دوڑیں، رمیُ الجمار کے وقت تین جمرۃ (جمرۃ الاولیہ، جمرۃ الوسطی اور جمرۃ العقبہ) کو سات سات کنکر مارنا وغیرہ۔

سات سال کی عمر کو بچہ پہنچ جائے تو نماز پڑھنے کی تاکیداً احادیث سے ملتی ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

"جماعت احمدیہ کا نظام ایک ایسا نظام ہے جو بچپن سے لے کر مرنے تک ہر احمدی کو ایک پیار اور محبت کی لڑی میں پرو کر رکھتا ہے۔ بچہ جب سات سال کی عمر کو پہنچتا ہے تو اسے ایک نظام کے ساتھ وابستہ کر دیا جاتا ہے اور وہ مجلس اطفال الاحمدیہ کا ممبر بن جاتا ہے۔ ایک بچی جب سات سال کی عمر کو پہنچتی ہے تو وہ ناصرات الاحمدیہ کی رکن بن جاتی ہے۔ جہاں انہیں ایک ٹیم ورک کے تحت کام کرنے کی تربیت دی جاتی ہے۔ پھر انہی میں سے ان کے سائق بنا کر اپنے عہدیدار کی اطاعت کا تصوّر پیدا کیا جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 دسمبر 2003ء)

دل میں نیک نیّت باندھنے کے بعد اس کو عملی جامہ پہنانے کی صورت میں سات سے سات سو گنا بلکہ اس سے بھی بڑھ کر نیکیوں کے اجر کی بشارت احادیث میں درج ہے۔

اللہ کے رستہ میں خرچ کرنے والے کو سات سو گنا ثواب ملتاہے۔ (ترمذی)

رمضان کے آخری عشرہ کی آخری سات راتوں میں لیلۃ القدر تلاش کرنے کی تلقین ہے۔ (حدیقۃُ الصالحین حدیث 289)

ایک جگہ دوزخ کی گہرائی ستّر سال کی مسافت کے برابر قرار دی ہے۔ (مسلم کتاب الایمان)

ایمان کی ستّر شاخیں ہیں۔ (مسلم کتاب الایمان)

جنگ احد میں آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ستّر زخم آئے۔

جنگ بدر میں ستّر قیدی بنائے گئے۔

ایک سریّہ میں ستّر صحابہ (قُرّاء) شہید ہوئے۔

سات کا ہندسہ اور کائنات

سامعین! سات آسمانوں کی بات تو اوپر قرآن کریم کے حصّہ میں بیان کر آیا ہوں۔ ہفت طبق یعنی آسمان کے سات طبق بیان کئے جاتے ہیں۔ زمین کی سات تہیں مشہور ہیں۔ ہفتہ کے سات دن ہیں۔ سبت کو ساتواں دن کہا جاتا ہے جو سینچر کہلاتا ہے اسے یہود مذہبی عبادات اور اپنے آرام کے لئے بطور خاص دن مناتے ہیں اور (Seven Day Adventists) کا محاورہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتویں دن دوبارہ دنیا میں آنے کے لئے استعمال ہوتا ہے۔

سات برج

جسمانی پیدائش کے سات درجے یا سات ترقیات۔ روحانی پیدائش کے بھی سات درجے ہیں۔

(دیکھیں تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ:138-148)

انسان کا دل ایک منٹ میں لگ بھگ ستّر مرتبہ دھڑکتا ہے۔

قوس قزح کے سات رنگ۔

آسمان پر سات ستاروں کا جھرمٹ یا جھمکا۔

حضرت خلیفۃُ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ نے اِس حوالے سے فرمایا ہے کہ آسمان کے ستارے سات قسم کے ہیں۔

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 122)

دنیا کے سات بڑے عجائبات (Seven Wonders of the World)

عرشِ بریں یا فردوس بریں کو ساتویں جنت یعنی (Seventh Heaven) کہا جاتا ہے۔

بہشت کے سات چشمے جیسے کوثر، کافور، سلسبیل، تسنیم، معیّن، زنجبیل، ہیم وغیرہ۔

سات دھاتیں، سونا، چاندی، تانبا، جست، لوہا، سیسہ، رانگا۔

موسیقی کے سات سُر route مشہور ہیں جسے انگریزی ڈکشنری نے (Seven Chords) کے الفاظ میں محفوظ کیا ہے۔

دنیا کے سات ادوار ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت آدم کے دَور کو سات ہزار سال کا قرار دیا ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت حضرت عیسیٰ کے سات سو سال بعد ہوئی۔

سات کے حوالہ سے محاورے اور امثال

سامعین! سات کے ہندسے کا محاورہ اور امثال میں بھی اس کا استعمال دلچسپی سے خالی نہ ہو گا۔ محاوروں میں بھی سات کا ہندسہ دوسرے ہندسوں سے زیادہ استعمال ہوا ہے۔ سات پشت یا سات پیڑھی: یعنی سات نسلیں۔ سات پردوں یا قفلوں میں چھپا کر رکھنا: کسی چیز کو نہایت حفاظت اور احتیاط سے رکھنا۔ سات پردے لگانا: بہت زیادہ پردہ کرنا۔ سات قلم یا سات خطوط: سات مشہور خط جیسے نستعلیق، نسخ، علق، ریحان وغیرہ۔ سات لکیریں بھی مراد لی جاتی ہیں۔

ہفت قلم: اعلیٰ درجے کا خوشنویس جو سات خطوط لکھنا جانتا ہو۔ ہفت زبان: بہت سی زبانیں جاننے والا۔ ہفت پردہ چشم: آنکھ کے سات پردے۔ ہفت ہزاری: شاہانہ مغلیہ کی طرف سے ایک بہت بڑا لقب۔

سات پارچے کا خِلعت: ایک مخصوص لباس جو پُرانے وقتوں میں بادشاہوں کی طرف سے راجوں کو دیا جاتا تھا۔

سات پھیرے ہندوؤں کی رسم ہے۔ شادی کے موقع پر دولہا اور دلہن آگ کے ارد گرد سات چکر لگاتے ہیں۔

بلّی کے گھر بہ گھر پھرنے کو محاورہ میں یوں تشبیہ دی گئی ہے کہ بلّی سات گھروں سے پھر کر آتی ہے یا سات گھروں کا جوٹھا کھاتی ہے۔

سات توّوں کی سیاہی سے منہ کالا کرنا: کسی کو ذلیل سمجھنا۔ اُسے خاطر میں نہ لانا۔

سات دریا درمیاں یا سات قرآن درمیان کا محاورہ پناہ مانگنے کے لئے استعمال ہوتا ہے کہ خدا نہ کرے ایسا ہو۔

سات روپیہ اور یہ نمود: غریب کا اپنی بڑائی ظاہر کرنا۔

سات ماموؤں کا بھانجا: سارے کنبے کا لاڈلا بچہ۔

سات ماموؤں کا بھانجا بھوک بھوک پکارے: کثیر رشتے دار رکھنے کے باوجود محتاجی اور بے کسی کی زندگی گزارنا۔

سات سہاگنوں کا ہاتھ لگوانا یا سات سہاگنوں کو کھانا کھلانا: یہ محاورہ شادی کے موقع پر ایسی سات عورتوں سے نیک شگون لینے کے بارہ میں استعمال ہوتا ہے جن کے خاوند زندہ ہوں۔ ہندو ایسی عورتوں سے شادی کا جوڑا کٹواتے یا ہاتھ لگواتے یا انہیں کھانا کھلاتے تھے۔

سات سہیلیوں کا جھمکا یعنی سات چھوٹے چھوٹے ستاروں کا گچھا۔

ہفت خواں رستم: نہایت مشکل کام کرنا۔

ہفت دانہ: ایران کی مشہور مٹھائی جو سات قسم کے میووں سے بنتی ہے اور بالعموم دسویں محرم کو تقسیم کی جاتی ہے۔

سات طبق روشن ہونے کا بھی ایک محاورہ استعمال ہوتا ہے جس کے معنی بھی کثرت کے ہیں۔

☆ سات کے لفظ کے ساتھ پانچ کا لفظ بھی بسا اوقات لگایا جاتا ہے اور وہ مختلف معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔ جیسے

سات پانچ: چند آدمی۔

سات پانچ کرنا: بہانے کرنا۔

سات پانچ کی لاٹھی ایک جینے کا بوجھ: زیادہ لوگ مل جل کر کام کریں تو کام ہلکا ہو جاتا ہے۔ بہت سے آدمیوں کی تھوڑی تھوڑی مدد سے ایک کی ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔

سات پانچ مل کیجیے کاج، ہارے جیتے نہ آوے لاج (مثل): یعنی صلاح مشورے کے بعد بھی ناکامی آجائے تو شرمندگی اٹھانا نہیں پڑے۔

اعداد کا علم رکھنے والوں نے حروف ابجد کو سات سات کے سیٹ بنا کر پانچ سیٹ میں تقسیم کیا ہے۔ جیسے

هفت حروف آبی (بر مشتمل سات حروف)

هفت حروف آتشی (بر مشتمل سات حروف)

هفت حروف استعلا (بر مشتمل سات حروف)

هفت حروف خاکی (بر مشتمل سات حروف)

هفت حروف هوائی (بر مشتمل سات حروف)

سامعین! مشاہدات کے تحت تقاریر چونکہ برطانیہ سے جاری ہوتی ہیں اِس لئے تقریر کے آخری حصّے میں برطانیہ کے حوالے سے سیوَن پر گفتگو کرتا ہوں۔ یہاں بے شمار جگہوں کے نام سیوَن (Seven) کے ساتھ شروع ہوتے ہیں۔ جیسے سیون سسٹرز، نارتھ لندن کے Tottenham کا حصّہ ہے۔ کہتے ہیں کہ سات بہنوں نے اپنی جدائی کی یاد میں ایک اخروٹ کے درخت کے اردگرد ایلم (Elm) کے سات درخت لگائے۔ اِنہی کے نام سے Seven Sisters Market، Seven Sisters Road، Seven Sistersunderground Station، مشہور ہوئے۔

سامعین! قرآن کریم میں دو جگہ بِضۡعَ سِنِیۡنَ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں۔ سورۃ یوسف آیت 43 میں اور سورۃ الروم آیت 5 میں۔ مشہور لغت اقرب کے مطابق اَلْبِضْعُ۔ مَابَیْنَ الثَّلَاثِ اِلَی التِّسْعِ۔ تین سے لے کر نو تک کو بضع کہتے ہیں۔

(بحوالہ تفسیر کبیر جلد 3 صفحہ 316)

اس لحاظ سے یہ لفظ قرآن کریم میں آئے ہوئے 3 سے لے کر 9 تک کے سب ہندسوں پر اطلاق پاتا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے ان معنوں کو سورۃ یوسف آیت 43 کے حل لغت میں بیان فرمایا ہے اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے یہی ترجمہ سورۃ الروم آیت 5 میں کیا ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

”اللہ تعالیٰ کی رحمت کو جذب کرنے کے لئے اور فرشتوں کے حلقے میں آنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک قرآن کریم پڑھے اور اس کو سمجھے، اپنے بچوں کو پڑھائیں، انہیں تلقین کریں کہ وہ روزانہ تلاوت کریں اور یاد رکھیں کہ جب تک ان چیزوں پہ عمل کرنے کے ماں باپ کے اپنے نمونے بچوں کے سامنے قائم نہیں ہوں گے اس وقت تک بچوں پہ اثر نہیں ہو گا۔“

(خطبہ جمعہ 16/ستمبر 2005ء)

(کمپوزڈ: تمثیل احمد)